© rasailojaraid.com

مولانا محمد عبید اللہ عفیف

احکام و مسائل

عید الفطر

عیدالفطر کے سلسلہ کا یہ بھی اہم اور مفصل مضمون ہمیں اس وقت ملا جب پرچہ تقریباً ترتیب دیا جا چکا تھا، بہرحال جتنی کچھ گنجائش نکالی جا سکتی تھی ہم نے نکالی، ایک دو مضامین کو قسط وار کر دیا گیا جبکہ جلد کا آخری شمارہ ہونے کی وجہ سے ہماری کوشش یہ تھی کہ اس میں قسط وار مضامین نہ ہونے کے برابر ہوں، لیکن اب مجبوری ہے۔ آئندہ شمارہ میں یہ مضمون [illegible] ان شاء اللہ (ادارہ)

قال اللہ عز وجل:

”ولتكبروا الله على ما هداكم ولعلكم تشكرون“

”۔۔۔ (یہ آسانی کا حکم اس لئے دیا گیا ہے) کہ تم روزوں کا شمار کرلو، اور اس احسان کے بدلے کہ خدا نے تم کو ہدایت بخشی ہے، تم اس کو بزرگی سے یاد کرو اور اس کا شکریہ ادا کرو“

بہ حکم خداوند کریم جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت اہلِ مدینہ ایرانی تہذیب کے سایہ تلے، ایرانیوں کی دونوں عیدیں نوروز، مہرجان کو ایرانیوں کی دیکھا دیکھی پورے ٹھاٹھ باٹھ سے منایا کرتے تھے۔ چونکہ یہ عیدیں عجمی تہذیب و تمدن کی عکاس اور ترجمان تھیں، اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ان عیدوں کے اہتمام سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

”عن انس قال قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم المدينة ولهم يومان يلعبون فيهما فقال ابدلكم الله بهما خيرا منهما يوم الاضحى و يوم الفطر“ اخرجه ابوداؤد والنسائي باسناد صحيح، سبل السلام ج ۲ ص

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ "جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ دو غیر اسلامی تہوار منایا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ان دو تہواروں سے بہتر تم کو دو عیدیں عید الفطر، عید الاضحیٰ عطا فرمائی ہیں۔"

چنانچہ عید الفطر کا حکم ۲ھ میں اسی (مذکورہ بالا) آیت شریف میں دیا گیا۔ اور اس آیت میں عید الفطر کی غرض و غایت صرف دو جملوں میں بیان کر دی ہے، اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اظہار اور اس کی نعمتوں کا شکریہ۔ چنانچہ امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

"سمعت من ارضى من اهل العلم بالقرآن يقول لتكملوا العدة، شهر رمضان ولتكبروا الله عند اكماله على ما هداكم واكماله مغيب الشمس من آخر يوم من ايام شهر رمضان۔" (سنن بیہقی ص۲۷۸ ج۳)

کہ "ماہرین قرآن کہتے ہیں کہ "لتکملوا العدۃ" سے رمضان کے روزوں کی تکمیل مراد ہے اور "لتکبروا اللہ" سے مراد اختتام رمضان پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنا مقصود ہے۔"

اور امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"والتكبير اوله من رؤية الهلال وآخره انقضاء العيد وهو فراغ الامام من خطبته۔" (اختیارات ابن تیمیہ ص۴۹)

کہ "عید کا چاند دیکھ کر تکبیریں شروع کر دی جائیں اور عید کے خطبہ کے ساتھ ختم کر دی جائیں۔"

گہری نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ عید الفطر کے مسائل یعنی تکبیرات، عید کی رات کا قیام، غسل، خوبصورت لباس، خوشبو، راستے میں بلند آواز سے تکبیریں کہنا، راستہ بدل کر آنا جانا، عید کی نماز کھلے میدان میں ادا کرنا، صدقہ فطر ادا کرنا اور بعد از عید صدقہ دینا وغیرہ، سب اللہ کی بڑائی اور ادائے شکر و نعمت کی تکمیل ہیں۔ مختصر طور پر ان مسائل کو ہم ہدیۂ قارئین کرتے ہیں:

۱۔ نماز عید الفطر واجب ہے: نماز عید کے سنت اور واجب ہونے میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اختلاف ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں:

"ھی عند الشافعی وجمہور اصحابہ وجماھیر العلماء سنۃ مؤکدۃ"

کہ شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک یہ سنت مؤکدہ ہے!

مگر علامہ امیر یمانی کے مطابق نماز عید الفطر واجب ہے، اور یہی صحیح ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"وجوبہ ھو الظاھر من مداومتہ صلی اللہ علیہ وسلم والخلفاء لھا و الامر باخراج النساء و الاصل اصالۃ الوجوب" (سبل السلام ص ۶۷ ج ۲)

یعنی اس کا واجب ہونا بالکل ظاہر ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء نے اس کو ہمیشہ پڑھا۔ بلکہ عورت کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی نمازِ عید ادا کرے اور صیغہ امر درحقیقت وجوب کے لئے ہوتا ہے۔

تکبیرات:

آیت زیرِ عنوان یعنی ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم کے بعد حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں:

"حاصل آیت آنست کہ بعد انقضائے رمضان تکبیر مشروع است در شب و در روز مترجم رضی اللہ عنہ ازیں آیت دانستہ شد کہ ماموریم ما با کثار تکبیر بعد انقضائے رمضان تا انقضائے نماز عید پس در منازل وطرق ومساجد واسواق بعد صلوٰۃ بگویند و باید کہ رفع صوت کنند وحنفیہ گفتہ اند کہ رفع صوت در عید فطر نیست بحیثیت آنکہ رفع صوت مخصوص است بجائیکہ در حدیث آمدہ باشد بندہ ضعیف گوید کہ عید از شعائر اسلام است واظہار در شعائر اسلام مطلوب است ولہٰذا اینجا جماعت مشروع شدہ حال آنکہ اصل نزدیک ایشاں در غیر فرض ترک جماعت است پس رفع صوت در عید و مقدمات آں مشروع باشد بر اصل ایشاں" (مصطفٰی شرح مؤطا، ص ۱۷۵، ج ۱)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ رمضان شریف کے ختم ہوتے ہی ہم بلند آواز سے دن اور رات میں اختتام عید تک بکثرت تکبیریں کہنے کے مامور ہیں، پس محلوں، راستوں مسجدوں اور بازاروں میں ہر نماز کے بعد باآواز بلند تکبیریں کہنی چاہئیں۔ حنفیہ کے نزدیک عیدالفطر میں اونچی آواز سے تکبیر کہنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ وہاں جائز ہے جہاں حدیث میں اس کی اجازت ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان کا مؤقف درست نہیں ہے۔ کیونکہ عید شعائر اسلام سے ہے اور شعائر کا اظہار شریعت کو مطلوب ہے۔ اسی لئے اس نماز کو باجماعت پڑھا جاتا ہے۔ حالانکہ حنفیہ کے نزدیک نفلوں کی جماعت جائز نہیں ہے۔

حضرت شاہ صاحب کی اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے امام شافعیؒ کے مسلک کو اختیار فرمایا ہے۔ اس مسلک کی تائید مجمع الزوائد کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے:

"عن ابی هریرةؓ زینوا اعیادکم بالتکبیر" (نیل الاوطار ص ۳۲۷ ج ۳)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی عیدوں کو تکبیروں سے مزین کرو۔

تکبیروں کی ابتدا:

مگر جمہور علماء امت کا مسلک یہ ہے کہ نماز عید ادا کرنے کے لئے جاتے ہوئے تکبیروں کی ابتدا کرنی چاہیئے۔ علامہ امیر الیمانی فرماتے ہیں:

"فعند الاکثر انه من عند خروج الامام للصلاة الی مبتدا الخطبة وذکر فیه البیهقی حدیثین وضعفهما لکن قال الحاکم هذه سنة تداولها ائمة الحدیث وقد صحت به الروایة عن ابن عمر وغیره من الصحابه" (سبل السلام ص ۱ ج ۲)

کہ اکثر علماء امت کے ہاں تکبیروں کو اس وقت شروع کیا جائے جب امام خطبہ سے پہلے نماز کے لئے نکلے۔ امام بیہقی نے اس سلسلہ میں دو ضعیف حدیثیں بیان کی ہیں تاہم امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ ائمہ حدیث میں متداول سنت ہے حضرت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عبداللہ بن عمرؓ اور دیگر صحابہ سے بسند صحیح ثابت ہے "

تکبیریں جہری :

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا فعل یہ ہے کہ آپ عید کے لئے جاتے وقت بلند آواز سے تکبیریں کہا کرتے تھے :

"کان یغدو الی العید من المسجد وکان یرفع صوتہ بالتکبیر"

"استحبہ جماعۃ من الصحابۃ والسلف فکانوا یکبرون اذا خرجوا حتی یبلغوا المصلی یرفعون اصواتہم، وقال الاوزاعی ومالک والشافعی وزاد استحبابہ لیلۃ العیدین" (عون المعبود ص ۴۴۳ ج ۱)

کہ صحابہ کرامؓ اور سلف کی ایک جماعت عید کو جاتے ہوئے بلند آواز سے تکبیریں کہنے کو مستحب جانتی ہے - امام اوزاعی، مالک اور شافعی کا یہی قول ہے "

نیل الاوطار میں ہے :

"انہ کان اذا غدا الی المصلی کبر فرفع صوتہ بالتکبیر وفی روایۃ کان یغدو الی المصلی یوم الفطر حتی اذا جلس الامام ترک التکبیر"

حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب عید کے لئے جاتے تو جہری آواز سے تکبیریں کہتے - اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ عیدگاہ کی طرف تکبیریں کہتے ہوئے جاتے، جب امام بیٹھ جاتا تو تکبیریں چھوڑ دیتے -

الفاظ تکبیرات :

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بسند جید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند ضعیف یہ الفاظ مروی ہیں :

"اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر، وللہ الحمد"

(سبل السلام)

(باقی)

© rasailojaraid.com